قارون کی ہلاکت کا سبب

ہفتہ وار سنتوں بھرے اجتماع میں ہونے والا
سنتوں بھرا بیان

18-May-2017

قارون کی ہلاکت کا سبب

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ ط

اَمَّا بَعْدُ! فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْم ط بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْم ط

اَلصَّلٰوۃُ وَ السَّلَامُ عَلَیْکَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہ وَعَلٰی اٰلِکَ وَ اَصْحٰبِکَ یَا حَبِیْبَ اللّٰہ

اَلصَّلٰوۃُ وَ السَّلَامُ عَلَیْکَ یَا نَبِیَّ اللّٰہ وَعَلٰی اٰلِکَ وَ اَصْحٰبِکَ یَا نُوْرَ اللّٰہ

نَوَیْتُ سُنَّتَ الْاِعْتِکَاف (ترجمہ: میں نے سنّتِ اعتکاف کی نیّت کی)

جب بھی مسجد میں داخِل ہوں، یاد آنے پر نفلی اِعْتکاف کی نِیّت فرمالیا کریں، جب تک مسجد میں رہیں گے، نفلی اِعْتکاف کا ثواب حاصِل ہوتا رہے گا اور ضِمناً مسجد میں کھانا، پینا، سونا بھی جائز ہو جائے گا۔

دُرود شریف کی فضیلت

جنابِ صادق و امین صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم کا فرمانِ دلنشین ہے: مَنْ قَرَأَ الْقُرْآنَ وَحَمِدَ الرَّبَّ یعنی جس نے قرآنِ پاک کی تلاوت کی اور ربّ عَزَّوَجَلَّ کی حمد بیان کی، وَصَلّٰی عَلَی النَّبِیِّ وَاسْتَغْفَرَ رَبَّہٗ اور پھر نبیِ کریم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم پر دُرود شریف پڑھ کر اپنے ربّ عَزَّوَجَلَّ سے مغفرت طلب کی، فَقَدْ طَلَبَ الْخَیْرَ مَکَانَہٗ، تو یقیناً اس نے بھلائی کو اپنی جگہ سے تلاش کرلیا۔ (تفسیر در منثور ج:۸ ص:۶۹۸ بیروت)

اُن پر دُرود جن کو کَسِ بے کَساں کہیں اُن پر سَلام جن کو خَبَر بے خَبَر کی ہے

(حدائقِ بخشش، ص۲۰۹)

شعر کی مختصر وضاحت:

ہمارے آقا و مولی صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم پر اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ کی کروڑوں رحمتیں نازل ہوں جو بے سہاروں کا سہارا ہیں اور آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم پر لاکھوں سلام ہوں جو ہر بے خبر کی خبر رکھتے ہیں۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! حُصُولِ ثواب کی خاطر بَیان سُننے سے پہلے اَچّھی اَچّھی نیّتیں کرلیتے

ہیں۔ فرمانِ مُصْطَفٰے صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم "نِيَّةُ الْمُؤْمِنِ خَيْرٌ مِّنْ عَمَلِهٖ" مُسلمان کی نِیَّت اُس کے عَمَل سے بہتر ہے۔ [1]

دو مَدَنی پھول: (۱) بِغیر اَچّھی نِیَّت کے کسی بھی عملِ خَیر کا ثواب نہیں مِلتا۔

(۲) جِتنی اَچّھی نیّتیں زِیادہ، اُتنا ثواب بھی زِیادہ۔

بَیان سُننے کی نیّتیں

نگاہیں نیچی کئے خُوب کان لگا کر بَیان سُنُوں گا۔ ❀ ٹیک لگا کر بیٹھنے کے بجائے عِلْمِ دِیْن کی تَعْظِیم کی خاطِر جہاں تک ہو سکا دوزانو بیٹھوں گا۔ ❀ ضَرورَتاً سِمَٹ سَرَک کر دوسرے کے لئے جگہ کُشادہ کروں گا۔ ❀ دھکّا وغیرہ لگا تو صبر کروں گا، گُھورنے، جِھڑکنے اور اُلجھنے سے بچوں گا۔ ❀ صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب، اُذْکُرُوااللّٰہ، تُوْبُوْا اِلَی اللّٰہِ وغیرہ سُن کر ثواب کمانے اور صدا لگانے والوں کی دل جُوئی کے لئے بُلند آواز سے جواب دوں گا۔ ❀ بَیان کے بعد خُود آگے بڑھ کر سَلَام و مُصَافَحَہ اور اِنْفِرادی کوشش کروں گا۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

قارون کا انجام

قارون بہت خوبصورت آدمی تھا، وہ بنی اسرائیل میں توریت کا بہت بڑا عالم، ملنسار اور با اخلاق انسان تھا لیکن بے شمار دولت آتے ہی ایک دم بدل گیا اور حضرت موسٰی عَلَیْہِ السَّلَام کا بہت بڑا دشمن اور مغرور ہو گیا، جب زکوٰۃ کا حکم نازل ہوا تو اُس نے حضرت موسٰی عَلَیْہِ السَّلَام کے رُوبرو یہ عہد کیا کہ وہ اپنے تمام مالوں میں سے ہزاروں حصہ زکوٰۃ نکالے گا مگر جب اُس نے مال کا حساب لگایا تو ایک بہت بڑی رقم بنی۔ یہ دیکھ کر اس پر ایک دم لالچ و کنجوسی کا بُھوت سوار ہو گیا اور نہ صرف خود اس نے زکوٰۃ کا انکار کر دیا بلکہ بنی اسرائیل کو بھی بہکانے لگا

---

[1] ...معجم کبیر، سھل بن سعد الساعدی... الخ، ۶/۱۸۵، حدیث: ۵۹۴۲

قارون کی ہلاکت کا سبب

کہ حضرت مُوسیٰ عَلَیْہِ السَّلَام اس بہانے تمہارا مال لینا چاہتے ہیں، یہاں تک کہ حضرت موسیٰ عَلَیْہِ السَّلَام سے لوگوں کو گمراہ کرنے کیلئے اُس نے یہ گندی چال چلی کہ ایک عورت کو بہت زیادہ مال و دولت دے کر آمادہ کیا کہ وہ آپ عَلَیْہِ السَّلَام پر بدکاری کا الزام (Blame) لگائے، چنانچہ عین اُس وقت جب حضرت موسیٰ عَلَیْہِ السَّلَام بیان فرمارہے تھے، قارون نے آپ کو ٹوکا تو حضرت موسیٰ عَلَیْہِ السَّلَام نے فرمایا کہ اُس عورت کو میرے سامنے لاؤ، چنانچہ وہ عورت بُلائی گئی تو حضرت موسیٰ عَلَیْہِ السَّلَام نے فرمایا کہ اے عورت! اُس اللہ عَزَّوَجَلَّ کی قسم! جس نے بنی اسرائیل کے لئے دریا کو پھاڑ دیا اور عافیت وسلامتی کے ساتھ دریا پار کروا کر فرعون سے نجات دی۔ سچ سچ بتادے کہ واقعہ کیا ہے؟

حضرت موسیٰ عَلَیْہِ السَّلَام کے جلال سے عورت کانپنے لگی اور اس نے مجمعِ عام میں صاف صاف کہہ دیا کہ اے اللہ عَزَّوَجَلَّ کے نبی! مجھے قارون نے کثیر دولت دے کر آپ پر بہتان لگانے کے لئے آمادہ کیا ہے۔ اُس وقت حضرت موسیٰ عَلَیْہِ السَّلَام کی آنکھوں سے آنسو جاری ہوگئے اور آپ نے سجدۂ شکر ادا کیا اور یہ دعا مانگی۔ یااللہ عَزَّوَجَلَّ! قارون پر اپنا قہر و غضب نازل فرما۔ پھر آپ نے مجمع سے فرمایا کہ جو قارون کا ساتھی ہو وہ قارون کے ساتھ ٹھہرا رہے اور جو میرا ساتھی ہو وہ قارون سے جدا ہو جائے، چنانچہ دو افراد کے سوا تمام بنی اسرائیل قارون سے الگ ہوگئے، پھر حضرت موسیٰ عَلَیْہِ السَّلَام نے زمین کو حکم دیا کہ اے زمین! تُو اس کو پکڑ لے تو قارون ایک دم گھُٹنوں تک زمین میں دھنس گیا پھر آپ نے دوبارہ زمین سے یہی فرمایا تو وہ کمر تک زمین میں دھنس گیا۔ یہ دیکھ کر قارون روتے اور التجائیں کرتے ہوئے قرابت و رشتہ داری کا واسطہ دینے لگا، مگر آپ نے کوئی توجہ نہیں فرمائی، یہاں تک کہ وہ بالکل زمین میں دھنس گیا۔ اور دو آدمی جو قارون کے ساتھی تھے، وہ لوگوں سے کہنے لگے کہ حضرت موسیٰ عَلَیْہِ السَّلَام نے قارون کو اس لئے دھنسا دیا ہے تاکہ قارون کے مکان اور اُس کے خزانوں پر خود قبضہ کرلیں تو آپ نے اللہ عَزَّوَجَلَّ سے دعا مانگی کہ قارون کا مکان اور خزانہ بھی زمین میں دھنس جائے چنانچہ قارون کا مکان جو سونے کا تھا اور اس کا سارا خزانہ، سبھی زمین میں غرق

ہو گیا۔ (تفسیر صاوی، پ۲۰، القصص، تحت الآیۃ: ۸۱، ۴/۱۵۴۶ ملخصًا)

جہاں میں ہیں عبرت کے ہر سُو نمونے　　مگر تجھ کو اندھا کیا رنگ و بُو نے
کبھی غور سے بھی یہ دیکھا ہے تُو نے　　جو آباد تھے وہ محل اب ہیں سُونے
جگہ جی لگانے کی دنیا نہیں ہے　　یہ عبرت کی جا ہے تماشا نہیں ہے

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب!　　صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! معلوم ہوا کہ دنیوی خوشحالی (Prosperity)، مال و دولت اور سہولیات کی کثرت اللہ عَزَّوَجَلَّ کے راضی ہونے کی علامت نہیں، اگر ایسا ہوتا تو اللہ عَزَّوَجَلَّ کی بارگاہ میں قارون کا بہت بڑا مرتبہ ہوتا، یہ بھی معلوم ہوا کہ مال و دولت کی حرص میں مُبتلا ہو کر انسان اپنی آخرت برباد کرلیتا اور رب عَزَّوَجَلَّ کی ناراضی مول لیتا ہے بالآخر عذابِ الٰہی کے سبب دنیا میں لوگوں کیلئے عبرت کا نمونہ بن جاتا ہے۔ یاد رکھئے! مال و دولت اللہ عَزَّوَجَلَّ کی ایک نعمت ہے لیکن اس نعمت کا صحیح استعمال اللہ عَزَّوَجَلَّ کی رِضا والے کاموں میں خرچ کرنا اور اس کی زکوٰۃ ادا کرنا ہے، اس کے ساتھ ساتھ حقیقی دولت (تقویٰ، پرہیز گاری، خوفِ خدا اور عشقِ مصطفی صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم) کی بھیک مانگتے رہنا چاہیے کیونکہ دولت و حکومت کا ہونا فضیلت کا باعث نہیں، فرعون، نمرود اور قارون بھی تو دولت و حکومت والے تھے مگر ان کے مال نے انہیں ابدی لعنت کا مستحق بنایا، بلکہ فضیلت تو اس میں ہے کہ اللہ عَزَّوَجَلَّ ہم سے راضی ہو جائے، تقویٰ و پرہیز گاری مل جائے اور اگر دولت ملے تو ایسی جو حضرت سَیِّدُنا عثمانِ غنی اور حضرت سَیِّدُنا عبد الرحمن بن عوف اور دیگر صحابہ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان کے پاس تھی، وہ حضرات اس مال کے حُقُوق ادا کرتے یعنی زکوٰۃ دیتے اور زکوٰۃ کے علاوہ بھی اسلام کے نام پر خوب صدقہ و خیرات کرتے تھے۔ اللہ عَزَّوَجَلَّ ہمیں مال کی مَحبّت کے سبب اس کے وبال سے بچائے اور ہر سال اس کی زکوٰۃ ادا کرنے کی توفیق عطا فرمائے کیونکہ مال کی زکوٰۃ ادا کرنا فرض ہے، جبکہ کنجوسی اور تنگ دلی سے کام لیتے ہوئے اسے جمع رکھنا اور اس کی زکوٰۃ ادا نہ کرنا آخرت میں پکڑ اور

قارون کی ہلاکت کا سبب

عذابِ الٰہی کا سبب ہے، چنانچہ پارہ 4 سورۂ اٰلِ عمران کی آیت نمبر 180 میں ارشاد ہوتا ہے:

وَ لَا یَحْسَبَنَّ الَّذِیْنَ یَبْخَلُوْنَ بِمَاۤ اٰتٰىهُمُ اللّٰهُ مِنْ فَضْلِهٖ هُوَ خَیْرًا لَّهُمْؕ بَلْ هُوَ شَرٌّ لَّهُمْؕ سَیُطَوَّقُوْنَ مَا بَخِلُوْا بِهٖ یَوْمَ الْقِیٰمَةِؕ وَ لِلّٰهِ مِیْرَاثُ السَّمٰوٰتِ وَ الْاَرْضِؕ وَ اللّٰهُ بِمَا تَعْمَلُوْنَ خَبِیْرٌ۠(۱۸۰)

ترجمۂ کنز الایمان: اور جو بُخل کرتے ہیں اس چیز میں جو اللہ نے انہیں اپنے فضل سے دی ہر گز اسے اپنے لئے اچھا نہ سمجھیں بلکہ وہ ان کے لئے بُرا ہے عنقریب وہ جس میں بخل کیا تھا قیامت کے دن ان کے گلے کا طوق ہو گا اور اللہ ہی وارث ہے آسمانوں اور زمین کا اور اللہ تمہارے کاموں سے خبر دار ہے۔

پارہ 10 سُوْرَۃُ التَّوْبہ کی آیت نمبر 35،34 میں ارشاد ہوتا ہے:

وَ الَّذِیْنَ یَكْنِزُوْنَ الذَّهَبَ وَ الْفِضَّةَ وَ لَا یُنْفِقُوْنَهَا فِیْ سَبِیْلِ اللّٰهِۙ فَبَشِّرْهُمْ بِعَذَابٍ اَلِیْمٍ(۳۴)ۙ یَّوْمَ یُحْمٰى عَلَیْهَا فِیْ نَارِ جَهَنَّمَ فَتُكْوٰى بِهَا جِبَاهُهُمْ وَ جُنُوْبُهُمْ وَ ظُهُوْرُهُمْؕ هٰذَا مَا كَنَزْتُمْ لِاَنْفُسِكُمْ فَذُوْقُوْا مَا كُنْتُمْ تَكْنِزُوْنَ(۳۵)

ترجمۂ کنز الایمان: اور وہ کہ جوڑ کر رکھتے ہیں سونا اور چاندی اور اسے اللہ کی راہ میں خرچ نہیں کرتے انہیں خوشخبری سناؤ درد ناک عذاب کی جس دن وہ تپایا جائے گا جہنم کی آگ میں پھر اس سے داغیں گے ان کی پیشانیاں اور کروٹیں اور پیٹھیں یہ ہے وہ جو تم نے اپنے لئے جوڑ کر رکھا تھا اب چکھو مزا اس جوڑنے کا۔ (پ۱۰، التوبۃ: ۳۵،۳۴)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! سُنا آپ نے کہ جو لوگ اپنا مال جمع رکھتے ہیں اور اس کی زکوۃ ادا نہیں کرتے تو وہ کل بروزِ قیامت کس قدر ذِلّت و خواری اور دردناک عذاب میں گرفتار ہوں گے۔ یاد

رکھئے! جس طرح زکوٰۃ ادا کرنا اِنسان کی اپنی ذات کے لئے مُفید ہے، اسی طرح کنجوسی سے کام لینا بھی اپنی ہی ذات کے لئے نقصان کا باعِث ہے۔ جو لوگ اپنے مال کی زکوٰۃ ادا کرتے ہیں اور دل کھول کر صَدَقہ و خَیرات کرتے ہیں تو اس کے باوُجُود اُن کے مال میں حیرت انگیز طور پر دن دُگنی اور رات چوگنی ترقّی و برکت ہوتی چلی جاتی ہے جبکہ کَنْجُوس کا حال یہ ہوتا ہے کہ کثیر مال و دولت کے باوُجُود حرص ولالچ کے سبب اُسے اپنا مال کم لگتا ہے جس کی وجہ سے وہ صَدَقاتِ واجِبہ و نافلِہ کی ادائیگی کرنے، نیکی کے کاموں میں خَرْچ کرنے اور مخلوقِ خدا کی مدد کرنے سے زندگی بھر کتراتا رہتا ہے کہ کہیں میرے مال میں کمی واقع نہ ہو جائے۔ بالآخر ایک دن مَوت کا فرشتہ اُس کے پاس آجاتا ہے اور اُس کی مَوت کے بعد اُس کا سارا مال اُس کے وُرَثاء کے پاس چلا جاتا ہے۔ آیئے اِس ضِمن میں ایک عِبرتناک حِکایت سُنتے ہیں، چُنانچہ

کَنْجُوسی کا اَنْجام

دعوتِ اسلامی کے اِشاعتی اِدارے مکتبۃ المدینہ کی مطبوعہ 412 صفحات پر مشتمل کتاب **عُیونُ الحکایات** حصہ اول صفحہ 74 پر ہے: حضرت سَیِّدُنا یزید بن مَیْسَرہ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: ہم سے پہلی اُمّتوں میں ایک شَخْص تھا جس نے بہت زیادہ مال و مَتاع جمع کیا ہوا تھا اور اُس کی اَوْلاد بھی کافی تھی، طرح طرح کی نعمتیں اُسے مُیَسَّر تھیں، کثیر مال ہونے کے باوُجُود وہ انتہائی کَنْجُوس تھا۔ اللہ عَزَّوَجَلَّ کی راہ میں کچھ بھی خَرْچ نہ کرتا، ہر وقت اِسی کوشش میں رہتا کہ کسی طرح میری دولت میں اِضافہ ہو جائے۔ جب وہ بہت زیادہ مال جمع کر چُکا تو اپنے آپ سے کہنے لگا: اب تو میں خوب عَیْش وعِشْرَت کی زندگی گُزاروں گا۔ چُنانچہ وہ اپنے اہل وعِیال کے ساتھ خُوب عَیْش وعِشْرَت سے رہنے لگا۔ بہت سے خُدّام (نوکر چاکر) ہر وقت ہاتھ باندھے، اُس کے حکم کے مُنْتَظِر رہتے، اَلْغَرَض! وہ اُن دُنیوی آسائشوں میں

قارون کی ہلاکت کا سبب

ایسا مگن ہوا کہ اپنی موت کو بالکل بُھول گیا۔ ایک دن مَلَکُ الْمَوْت حضرت سَیِّدُنا عِزرائیل عَلَیْہِ السَّلَام ایک فقیر کی صُورت میں اُس کے گھر آئے اور دروازہ کھٹکھٹایا۔ غُلام فوراً دروازے کی طرف دوڑے اور جیسے ہی دروازہ کھولا تو سامنے ایک فقیر (Beggar) کو پایا، اُس سے پُوچھا: تُو یہاں کس لئے آیا ہے؟ مَلَکُ الْمَوْت عَلَیْہِ السَّلَام نے جواب دِیا: جاؤ، اپنے مالک کو باہر بھیجو، مجھے اُسی سے کام ہے۔ خادِموں نے جُھوٹ بولتے ہوئے کہا: وہ تو تیرے ہی جیسے کسی فقیر کی مدد کرنے باہر گئے ہیں۔ حضرت سَیِّدُنا مَلَکُ الْمَوْت عَلَیْہِ السَّلَام نے کچھ دیر بعد دوبارہ دروازہ کھٹکھٹایا، غُلام باہر آئے تو اُن سے کہا: جاؤ! اور اپنے آقا سے کہو: میں مَلَکُ الْمَوْت عَلَیْہِ السَّلَام ہوں۔ جب اُس مالدار شَخْص نے یہ بات سُنی تو بہت خَوف زَدَہ ہوا اور اپنے غُلاموں سے کہا: جاؤ! اور اُن سے بہت نرمی سے گُفتگو کرو۔ خُدّام باہر آئے اور حضرت سَیِّدُنا مَلَکُ الْمَوْت عَلَیْہِ السَّلَام سے کہنے لگے: آپ ہمارے آقا کے بدلے کسی اَور کی رُوح قَبْض کرلیں اور اسے چھوڑدیں، اللہ عَزَّوَجَلَّ آپ کو برکتیں عطا فرمائے۔ حضرت سَیِّدُنا مَلَکُ الْمَوْت عَلَیْہِ السَّلَام نے فرمایا: ایسا ہرگز نہیں ہوسکتا۔ پھر مَلَکُ الْمَوْت عَلَیْہِ السَّلَام اندر تشریف لے گئے اور اُس مالدار شَخْص سے کہا: تجھے جو وَصِیّت کرنی ہے کرلے، میں تیری رُوح قبض کئے بغیر یہاں سے نہیں جاؤں گا۔

یہ سُن کر سب گھر والے چیخ اُٹھے اور رونا دھونا شُروع کردِیا، اُس شَخْص نے اپنے گھر والوں اور غُلاموں سے کہا: سونے چاندی سے بھرے ہوئے صَنْدُوق اور تابُوت کھول دو اور میری تمام دولت میرے سامنے لے آؤ۔ فوراً حکم کی تَعْمِیْل ہوئی اور سارا خزانہ اُس کے قدموں میں ڈھیر کردِیا گیا۔ وہ شَخْص سونے چاندی کے ڈھیر کے پاس آیا اور کہنے لگا: اے ذلیل وبدترین مال! تجھ پر لعنت ہو، تُو نے ہی مجھے پروردگار عَزَّوَجَلَّ کے ذِکر سے غافِل رکھا، تُو نے ہی مجھے آخرت کی تیّاری سے روکے رکھا۔ یہ سُن کر

قارون کی ہلاکت کا سبب

وہ مال اُس سے کہنے لگا: تُو مجھے ملامت نہ کر، کیا تُو وہی نہیں کہ دُنیا داروں کی نظروں میں حقیر تھا؟ میں نے تیری عزّت بڑھائی۔ میری ہی وجہ سے تیری رسائی بادشاہوں کے دربار تک ہوئی ورنہ غریب ونیک لوگ تو وہاں تک پہنچ ہی نہیں سکتے، میری ہی وجہ سے تیرا نکاح شہزادیوں اور امیر زادیوں سے ہوا۔ ورنہ غریب لوگ اُن سے کہاں شادی کر سکتے ہیں۔ اب یہ تو تیری بد بَخْتی ہے کہ تُو نے مجھے شیطانی کاموں میں خَرْچ کیا۔ اگر تُو مجھے اللہ عَزَّوَجَلَّ کے کاموں میں خَرْچ کرتا تو یہ ذِلّت ورُسوائی تیرا مُقَدَّر نہ بنتی۔ کیا میں نے تجھ سے کہا تھا کہ تُو مجھے نیک کاموں میں خَرْچ نہ کر؟ آج کے دن میں نہیں بلکہ تُو زیادہ ملامت ولعنت کا مُستَحِق ہے۔

مجھے مال و دولت کی آفت نے گھیرا
بچا یا اِلٰہی بچا یا اِلٰہی
نہ دے جاہ و حشمت نہ دولت کی کثرت
گدائے مدینہ بنا یا اِلٰہی

(وسائلِ بخشش، مُرمّم ص ۱۰۱)

صَلُّوا عَلَى الْحَبِيب! صَلَّى اللهُ تَعَالٰى عَلٰى مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! یقیناً یہ زندگی جہاں ایک بہترین نِعْمت ہے، وہیں اللہ عَزَّوَجَلَّ کی طرف سے ہمارے لئے نیکیاں کمانے اور آخرت بنانے کی زبردست مہلت بھی ہے۔ لہٰذا جِتنی سانسیں باقی بچی ہیں، اُن کو غنیمت جانتے ہوئے، جس کے ذِمّے جتنی زکوۃ بنتی تھی مگر مال و دولت سے بے جا محبت یا محض سُستی یا دِین سے دُوری کی بِناء پر لاعلمی اور جہالت کی وجہ سے ابھی تک ادا نہیں کی، اوّلاً تو اس پر فوراً اللہ عَزَّوَجَلَّ کی بارگاہ میں سچے دل سے توبہ اور پھر عُلمائے اہلِ سنت سے رجوع کر کے اس کا

حساب لگائے اور پوری زکوٰۃ ادا کرے۔ حقیقت یہ ہے کہ ہمارے نازک وناتُواں(کمزور) جسموں میں آخرت کا دردناک عذاب سہنے کی ہرگز طاقت نہیں ہے۔

گُناہ گار طلبگارِ عفْو و رحمت ہے
عذاب سہنے کا کس میں ہے حوصلہ یا ربّ

(وسائلِ بخشش، مُرمّم ص77)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! آیئے! زکوٰۃ کی تعریف سنتے ہیں۔

زکوٰۃ سے کیا مراد ہے؟ Definition of zakat

زکوٰۃ شریعت کی جانب سے مقرر کردہ اس مال کو کہتے ہیں، جس سے اپنا نفع ہر طرح سے ختم کرنے کے بعد رضائے اِلٰہی عَزَّوَجَلَّ کے لئے کسی ایسے مسلمان فقیر کی ملکیت میں دے دیا جائے (یعنی مالک بنادیا جائے) جو نہ تو خود ہاشمی ہو اور نہ ہی کسی ہاشمی کا آزاد کردہ غلام ہو۔(الدر المختار، کتاب الزکوٰۃ، ج ۳، ص ۲۰۶، ۲۰۴ ملخصاً)

زکوٰۃ کو زکوٰۃ کہنے کی وجہ

زکوٰۃ کا لُغوی معنیٰ **طہارت، اضافہ اور برکت** ہے۔ چُونکہ زکوٰۃ بقیہ مال کے لئے طہارت اور اضافے کا سبب بنتی ہے، اسی لئے اسے **زکوٰۃ** کہا جاتا ہے۔(الدرالمختار ورد المحتار، کتاب الزکوٰۃ، ج۳، ص ۲۰۳ ملخصاً، فیضانِ زکوٰۃ)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اللہ عَزَّوَجَلَّ نے مالداروں پر زکوٰۃ فرض کی تاکہ وہ اپنی زکوٰۃ کے ذریعے مُعاشرے کے کمزور اور نادار طبقے کی مدد کریں اور دولت چند لوگوں کی مُٹھیوں میں قید ہونے کے بجائے

قارون کی ہلاکت کا سبب

غریب افراد تک بھی پہنچتی رہے اور یوں مُعَاشرے میں معاشی توازُن کی فَضا قائم رہے۔ اگر اللہ عَزَّوَجَلَّ چاہتا تو سب کو دولت مند بنادیتا اور کوئی شخص غریب نہ ہوتا، لیکن اُس نے اپنی مَشِیَّت سے کسی کو اَمیر بنایا تو کسی کو غریب تاکہ اَمیر کو اس کی دولت اور غریب کو اس کی غُربت (Poverty) کے سبب آزمائے، کیونکہ یہ دُنیا دارُ الامتحان (یعنی آزمائش کا گھر) ہے۔ ہمیں ہر حکمِ خداوندی کو اپنے لئے سَعَادَت سمجھتے ہوئے خوش دِلی سے لبیک کہنا چاہیے اور اپنی آخرت کے لئے اَجر و ثَواب کا ذَخِیرَہ اِکٹھا کرنا چاہیے۔ اگر کوئی حکمِ شرعی پر عمل کرنے میں سُستی کرے اور اپنے اموال کی زکوٰۃ ادا نہ کرے تو اُسے دنیا و آخرت میں کئی نُقصانات کا سامنا کرنا پڑے گا۔ آیئے! **زکوٰۃ نہ دینے کے چند نُقصانات** سنتے ہیں:

زکوٰۃ نہ دینے کے نقصانات

✿ زکوٰۃ کی ادائیگی نہ کرنے والے کو وہ **فوائد نہیں مل سکیں گے** جو اسے زکوٰۃ کی ادائیگی کی صورت میں مل سکتے تھے۔

بخل سے چھٹکارا نہیں ملتا

✿ زکوٰۃ نہ دینے والے شخص کو مال کی مَحَبَّت اور کنجوسی جیسی بُری صفت سے **کبھی چھٹکارا نہیں ملتا**۔ یاد رکھئے! جس مال کے لئے آج ہم طرح طرح کی تکلیفیں اور مشقتیں برداشت کرتے ہیں اور اس کو حفاظت کے ساتھ رکھتے ہیں، اگر زکوٰۃ کی صورت میں ہم نے اس کا حق ادا نہ کیا تو یہی مال ہمارے لئے وبالِ جان بن جائے گا اور ہمیں دنیا و آخرت کے عذاب سے نہیں بچا پائے گا۔ کنجوسی ایسی بُری عادت ہے کہ اس کی وجہ سے بندہ مرنا پسند کرلیتا ہے مگر مال کی لالچ نہیں چھوڑتا۔ آیئے! اس سے متعلق ایک عبرت ناک حکایت سنتے ہیں، چنانچہ

بخل کا انجام

قارون کی ہلاکت کا سبب

منقول ہے کہ بصرہ میں ایک کنجوس مال دار تھا، ایک مرتبہ اس کے پڑوسی نے اس کی دعوت کی اور اس کے سامنے انڈوں سمیت بُھنا ہوا گوشت رکھا، اس مال دار بخیل شخص نے بہت زیادہ گوشت کھالیا اور پھر اس پر پانی پی لیا چنانچہ اس کا پیٹ پھُول گیا اور وہ سخت تکلیف میں مبتلاء ہو گیا اور موت اس کے سر پر منڈ لانے لگی یہاں تک کہ وہ تکلیف کے باعث بے تاب ہونے لگا اور جب معاملہ بہت زیادہ بگڑ گیا تو طبیب کو بُلایا گیا اس نے کہا: گھبرانے کی کوئی بات نہیں جو کچھ کھایا ہے قے کر دو یہ سُن کر اس مال دار بخیل شخص نے کہا! ہائے افسوس انڈوں کے ساتھ کھائے ہوئے اس عمدہ بُھنے ہوئے گوشت کو میں کیسے قے کروں؟ مجھے موت تو قبول ہے، لیکن میں قے نہیں کروں گا۔(احیاء العلوم ۳/۳۱۶)

دولتِ دُنیا کے پیچھے تُو نہ جا آخرت میں مال کا ہے کام کیا

مالِ دُنیا دو جہاں میں ہے وبال کام آئے گا نہ پیشِ ذُوالجلال

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اس حکایت سے معلوم ہوا کہ بخیل آدمی مال کی لالچ کی وجہ سے اپنی جان کی بھی پروا نہیں کرتا۔ لہٰذا ہمیں اپنی دنیا و آخرت بہتر بنانے کیلئے احکامِ خُداوندی کی بجا آوری کرنی چاہیے اور کنجوسی کی عادت ختم کرنے کیلئے ہر سال مستحق مسلمانوں کو نہ صرف زکوٰۃ دینی چاہیے بلکہ دورانِ سال بھی سخاوت کرتے ہوئے ان کی مالی مدد کرنی چاہیے۔

رَسُوْلُ اللہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے ارشاد فرمایا: سخاوت اللہ عَزَّوَجَلَّ کی عطا سے ہے، سخاوت کرو اللہ عَزَّوَجَلَّ تمہیں مزید عطا فرمائے گا سُنو!! اللہ عَزَّوَجَلَّ نے سخاوت کو پیدا فرما کر ایک مرد کی صورت عطا فرمائی اور اس کی جڑ کو طُوبیٰ (جنّتی) درخت کی جڑ میں راسخ کر دیا اور ٹہنیوں کو سِدْرَۃُ الْمُنْتَھٰی کی ٹہنیوں کے ساتھ مضبوط کر دیا اور اس کی بعض شاخوں کو دنیا کی طرف جُھکا دیا تو جو شخص اس کی ایک ہی ٹہنی پکڑ لے اللہ عَزَّوَجَلَّ اسے جنت میں داخل فرما دیتا ہے سُنو! بیشک سخاوت ایمان ہی سے ہے اور ایمان جنت میں ہے اور اللہ عَزَّوَجَلَّ

قارون کی ہلاکت کا سبب

نے بُخْل کو اپنے غضب سے پیدا فرمایا اور اس کی جڑ کو شجرِ زَقّوم (جہنم کے کانٹے دار درخت) کی جڑ میں مضبوط کر دیا، اس کی بعض شاخیں زمین کی جانب مائل کر دیں، تو جو شخص اس کی کسی بھی ٹہنی کو تھامتا ہے **اللہ** عَزَّوَجَلَّ اسے جہنم میں داخل فرما دیتا ہے سُنو! بخل ناشکری ہے اور ناشکری جہنم میں داخل ہونے کا سبب ہے۔(ضیائے صدقات ص۱۰۷) **اللہ** عَزَّوَجَلَّ ہمیں بُخْل سے نجات دے کر سخاوت کی نعمت عطا فرمائے۔

اٰمِیْن بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم

عطا ہو الٰہی سخاوت کا جذبہ
کنجوسی کروں نہ کبھی یا الٰہی

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب!   صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

مال برباد ہو جاتا ہے

✿ جس مال کی زکوٰۃ ادا نہ کی جائے، وہ مال برباد ہو جاتا ہے۔ آج ہم مُعاشرے میں نظر دوڑائیں تو شاید بڑے بڑے کاروباری، بڑی بڑی فیکٹریوں کے مالکان کے بارے میں سُنتے ہوں گے کہ یہ اچانک دِیوالیہ کا شکار ہو کر قرض کے بوجھ تلے دَب چکے ہیں، یہ وہ ہیں جو کل تو بڑی **عیش و عشرت** کے ساتھ غفلت کی گہری نیند سو کر اپنی زِندگی گزار رہے تھے، جن کے تحت **سینکڑوں ملازمین** کام کرتے تھے، کام کاج کے لیے **خادمین کی رَیل پیل** تھی، مگر آج کیا ہے کہ یہ سب کچھ لُٹ چکا ہے، کہیں ایسا تو نہیں کہ یہ خود ان کے ہاتھوں کا کِیا دَھرا ہو کہ اس کاروبار میں سُود (Interest) کا پیسہ شَامل ہو، یا پھر یہ لوگ ہر سال اپنے **مال کی زکوٰۃ** ہی نہ دیتے ہوں اور دنیا میں یہ اس کی سزا مل رہی ہو، **لیکن یاد رکھئے!** اگر ہم کسی ایسے شخص کو جانتے ہیں، جو پہلے تو بڑا مالدار تھا مگر اب غریب و نادار ہے اور ہمیں وسوسہ آئے کہ اس شخص کو یہ جو سزا مل رہی ہے، یہ اِسی کا نتیجہ ہے کہ یہ **اللہ** عَزَّوَجَلَّ کی راہ میں مال خرچ نہیں کرتا تھا، یہ

قارون کی ہلاکت کا سبب

زکوٰۃ نہیں دیتا تھا، یہ غریبوں کی مدد کرنے کے بجائے ان کو دھکّے دیتا تھا، اس وجہ سے یہ اس آزمائش میں مبتلا ہے۔ کسی بھی مسلمان کے بارے میں اس طرح کی سوچ رکھنے کی ہماری شریعت ہمیں اجازت نہیں دیتی۔ ہم نہیں جانتے کہ کیا معاملہ ہے؟ اللہ تبارک وتعالیٰ ہمیں **حُسنِ ظن** کی لازوال دولت سے مالا مال فرمائے۔ اٰمین

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

حدیث پاک میں ہے: خشکی وتری میں جو مال ضائع ہوا ہے وہ زکوٰۃ نہ دینے کی وجہ سے تلف ہوا ہے۔(مجمع الزوائد، کتاب الزکوٰۃ، باب فرض الزکوٰۃ، الحدیث ۴۳۳۵، ج۳، ص۲۰۰) **ایک مقام پر** پیارے **آقا** صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کا ارشادِ پاک ہے: زکوٰۃ کا مال جس میں مِلا ہو گا اسے تباہ وبرباد کر دے گا۔(شعب الایمان، باب فی الزکوٰۃ، الحدیث ۳۵۲۲، ۳/۲۷۳)

مُفتی احمد یار خان رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: مال میں زکوٰۃ مخلوط(Mix) ہونے کی دو صورتیں ہیں: ایک یہ کہ صاحبِ نصاب جس پر خود زکوٰۃ فرض ہو، وہ فقیر بن کر لوگوں سے زکوٰۃ لے اور اپنے مال میں مِلا کر بڑھائے۔ دوسرے یہ کہ آدمی زکوٰۃ نہ نکالے جو مال زکوٰۃ میں نکلنا چاہیئے تھا وہ اپنے مال ہی میں رکھے۔(مال ہلاک ہونے کی ایک صورت بیان فرماتے ہیں) کہ زکوٰۃ کے مخلوط ہونے کی وجہ سے سارے مال کی برکت مِٹ جائے اور کچھ دنوں میں مال ختم ہو جائے یا کوئی ناگہانی آفت آپڑے، جس سے سارا مال برباد ہو جائے، جیسے بیماری، مقدمہ، چوری، ڈکیتی یا حرق وغرق یعنی جلنا ڈوبنا۔(مرآۃ المناجیح ۳/۲۳)

زکوٰۃ نہ دینے سے اجتماعی نقصان ہوتا ہے

✿ زکوٰۃ نہ دینے والوں کو **اجتماعی نقصان کا سامنا** ہو سکتا ہے، آج ہم غور کریں تو اجتماعی طور پر کئی مسائل کا شکار ہیں، مہنگائی ہے کہ دن بدن بڑھتی جارہی ہے، بے روزگاری عام ہو چکی ہے، گرمی کی

شدّت بھی عروج پر ہے، پانی کی قلّت کے سبب سخت پریشانی کا سامنا ہے، ہم جن مسائل کا شکار ہیں ممکن ہے کہ اس کی ایک وجہ مسلمانوں کا زکوٰۃ ادانہ کرنا بھی ہو جیسا کہ

نبیِ کریم، رؤف ورحیم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: جو قوم زکوٰۃ نہ دے گی اللہ عَزَّوَجَلَّ اسے قحط میں مبتلا فرمائے گا۔ (المعجم الاوسط، الحدیث ۴۵۷۷، ج۳، ص۲۷۵) ایک اور مقام پر فرمایا: "جب لوگ زکوٰۃ کی ادائیگی چھوڑ دیتے ہیں تو اللہ عَزَّوَجَلَّ بارش کو روک دیتا ہے اگر زمین پر چوپائے موجود نہ ہوتے تو آسمان سے پانی کا ایک قطرہ بھی نہ گرتا۔ (سنن ابن ماجہ، کتاب الفتن، باب العقوبات، الحدیث ۴۰۱۹، ج۴، ص۳۶۷)

مرنے کے بعد بھی مبتلائے عذاب ہوتا ہے

✿ زکوٰۃ نہ دینے والے کو نہ صرف دنیا میں مُشکلات و مصائب اُٹھانا پڑتے ہیں بلکہ مرنے کے بعد بھی دردناک عذاب کی صُورت میں اس کی سزا بھگتنی پڑے گی جیسا کہ سرکارِ مدینہ، راحتِ قلب وسینہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم کا فرمانِ عبرت نشان ہے: "جس نے اپنے پیچھے کنز چھوڑا (کنز ایسے خزانے کو کہتے ہیں جس کی زکوٰۃ ادانہ کی گئی ہو) اسے قیامت کے دن ایک **گنجے سانپ** میں بدل دیا جائے گا، اس کی آنکھوں پر 2 سیاہ دھبّے ہوں گے، وہ اس شخص کے پیچھے دوڑے گا، وہ شخص پوچھے گا، "تُو کون ہے؟" سانپ کہے گا، "میں تیرا وہ خزانہ ہوں جسے تُو اپنے پیچھے چھوڑ کر آیا تھا۔" پھر وہ اس کا پیچھا کرتا رہے گا، یہاں تک کہ اس کا ہاتھ چبا ڈالے گا، پھر اس کو کاٹے گا اور اس کا سارا جسم چبا ڈالے گا۔ (المستدرک، کتاب الزکاۃ، باب التغلیظ فی منع الزکاۃ، الحدیث: ۱۴۷۴، ج۲، ص۶، بدون "من أنت" "خلقت بدلہ" "ترکتہ بعدک")

گر کفن پھاڑ کے سانپوں نے جمایا قبضہ
ہائے بربادی! کہاں جا کے چھُپوں گا یا ربّ
ہائے! معمولی سی گرمی بھی سہی جاتی نہیں
گرمیِ حشر میں پھر کیسے سہوں گا یا ربّ

قارون کی ہلاکت کا سبب

(وسائلِ بخشش، مُرمّم ص84)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میرے آقا اعلیٰ حضرت ، اِمامِ اَہلسنّت، مولانا امام احمد رَضا خان رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہِ زکوٰۃ نہ دینے والوں کیلئے قراٰن وحدیث میں بیان کردہ عذابات کا نقشہ کھینچتے ہوئے فرماتے ہیں:"خُلاصہ یہ ہے کہ جس سونے چاندی کی زکوٰۃ نہ دی جائے ،روزِ قِیامت جہنَّم کی آگ میں تپا کر اُس سے اُن کی پیشانیاں، کروٹیں، پیٹھیں داغی جائیں گی۔اُن کے سر،پِستان پر جہنَّم کا گرم پتّھر رکھیں گے کہ چھاتی توڑ کر شانے سے نکل جائیگا اور شانے کی ہڈّی پر رکھیں گے کہ ہڈّیاں توڑتا سینے سے نکل آئے گا، پیٹھ توڑ کر کروٹ سے نکلے گا، گُدّی توڑ کر پیشانی سے اُبھرے گا۔ جس مال کی زکوٰۃ نہ دی جائے گی روزِ قِیامت پُرانا خونخوار اَژدہا بن کر اُس کے پیچھے دوڑے گا، یہ ہاتھ سے روکے گا، وہ ہاتھ چبالے گا، پھر گلے میں طوق بن کر پڑے گا، اس کا مُنہ اپنے مُنہ میں لے کر چبائے گا کہ میں ہوں تیرا مال، میں ہُوں تیرا خزانہ۔ پھر اس کا سارا بدن چباڑالے گا۔ والعِیاذ باللہ ربِّ العٰلمین (فتاوٰی رضویہ،ج١٠ص١٥٣)

اعلیٰ حضرت رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہِ زکوٰۃ نہ دینے والے کو قِیامت کے عذاب سے ڈرا کر سمجھاتے ہوئے فرماتے ہیں، اے عزیز ! کیا خدا اور رسول عَزَّوَجَلَّ وصَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلہٖ وَسَلَّمَ کے فرمان کو یونہی ہنسی ٹھٹّھا سمجھتا ہے یا (قِیامت کے ایک دن یعنی) 50 ہزار برس کی مدّت میں یہ جانکاہ مُصیبتیں جَھیلنی سَہل جانتا ہے ، ذرا یہیں کی آگ میں ایک آدھ روپیہ (چھوٹا سا سکّہ) گرم کر کے بدن پر رکھ کر دیکھ، پھر کہاں یہ خفیف (ہلکی سی) گرمی، کہاں وہ قہر آگ، کہاں یہ ایک ہی روپیہ کہاں وہ ساری عمر کا جوڑا ہوا مال، کہاں یہ مِنَٹ بھر کی دیر کہاں وہ ہزار دن برس کی آفت، کہاں یہ ہلکا سا چِہکا (یعنی معمولی سا داغ) کہاں وہ ہڈّیاں توڑ کر پار ہونے والا غضب۔ اللہ تعالیٰ مسلمان کو ہدایت بخشے۔(اَیضاً ص١٧٥)

قارون کی ہلاکت کا سبب

شیخِ طریقت، امیرِ اہلسنّت دامت برکاتہم العالیہ **اُمّتِ مُسلمہ کو گناہوں کے عذابات** سے ڈراتے ہوئے، **مال کی بے جا محبت** سے نفرت دِلاتے ہوئے **نصیحتوں سے مالامال** مدنی پھول عطا فرماتے ہوئے اِرشاد فرماتے ہیں:

گر عذابوں کو دیکھو گے جاؤ گے ڈر تم بتاؤ کہاں جاؤ گے بھاگ کر
جو دُکانیں خِیانت سے چمکائیں گے! کیا اُنہیں زَر کے اَنبار کام آئیں گے
قہرِ قَہّار سے کیا بچا پائیں گے؟ جی نہیں، نارِ دوزخ میں لے جائیں گے
مالِ دنیا ہے دونوں جہاں میں وبال آئے گا قَبر میں ساتھ ہرگز نہ مال
حشر میں ذرّے ذرّے کا ہوگا سُوال آپ دولت کی کثرت کا چھوڑیں خیال
غافلو! قبر میں جس گھڑی جاؤ گے سانپ بچھّو جو دیکھو گے چِلاّؤ گے
سر پچھاڑو گے پر کچھ نہ کر پاؤ گے بے حد اپنے گناہوں پہ پچھتاؤ گے

(وسائلِ بخشش، ص۶۵۵)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

زکوٰۃ دینے کے فوائد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! سُنا آپ نے کہ زکوٰۃ نہ دینے والوں کو دنیا و آخرت میں کیسے کیسے نقصانات اُٹھانے پڑتے ہیں، اس لئے ہمیں چاہیے کہ کسی بھی حکمِ شرعی کی ادائیگی میں بالکل سُستی نہ کریں بلکہ یہ ذہن بنائیں کہ خالق و مالکِ کائنات عَزَّوَجَلَّ کے ہر کام میں کوئی نہ کوئی حکمت ضرور پوشیدہ ہوتی ہے، وہ اپنے بندوں پر بے حد مہربان ہے، اس کے ہر حکم میں ہمارے لیے ہی بھلائی ہوتی ہے۔ لہٰذا ہمیں بھی بندہ ہونے کا حق ادا کرتے ہوئے اس کے ہر حکم پر لبیک کہہ کر اس کی بجا آوری کرنی چاہیے، مثلاً اللہ عَزَّوَجَلَّ نے ہمیں نماز پڑھنے کا حکم دیا ہے تو ہمیں نماز کا وقت ہوتے ہی سب کام کاج چھوڑ کر نماز پڑھنی چاہیے، اللہ

قارون کی ہلاکت کا سبب

عَزَّوَجَلَّ نے ہمیں رَمَضانُ المبارک کے روزے رکھنے کا حکم فرمایا ہے تو ہمیں پابندی کے ساتھ پورے رمضانُ المبارک کے روزے رکھنے چاہئیں، اللہ رَبُّ العزت نے ہمیں اپنے اہل وعیال (Family) اور دیگر مسلمانوں کے حقوق کا خیال رکھنے کا حکم دیا تو ہمیں بندوں کے حُقُوق کا خیال بھی رکھنا ہوگا، اللہ عَزَّوَجَلَّ نے والدین کے ساتھ بھلائی کا حکم ارشاد فرمایا ہے تو ہمیں اپنے ماں باپ سے حُسنِ سُلُوک سے پیش آنا چاہیے۔ اسی طرح اللہ عَزَّوَجَلَّ نے ہمیں مال و دولت عطا فرمائی اور اس کی زکوٰۃ ادا کرنے کا حکم ارشاد فرمایا تو ہمیں خوش دِلی کے ساتھ ہر سال اپنے مال کی زکوٰۃ بھی دینی چاہیے۔

یہاں ایک بات یہ بھی ذہن نشین کر لیجئے، عوامی طور پر یہ مشہور ہے کہ زکوٰۃ تو صرف ماہِ رمضان میں ہی ادا کرنی چاہیئے، کیونکہ اس ماہِ مبارک میں جس طرح دِیگر نیکیوں کا ثواب بڑھ جاتا ہے، اِسی طرح راہِ خدا میں **مال خرچ کرنے کا اجر و ثواب** بھی بڑھ جاتا ہے، اس میں کوئی شک نہیں، مگر **اے عاشقانِ رمضان!** یہ ضروری نہیں کہ صِرف ماہِ رمضان میں ہی زکوٰۃ دینی ہوتی ہے، بلکہ جس پر زکوٰۃ فرض ہے اس کو معلوم ہونا چاہئے کہ مجھ پر زکوۃ فرض ہونے کی کونسی اسلامی تاریخ اور کونسا اسلامی مہینا ہے، اگر اِس کے بارے میں علم نہیں ہے تو یاد رکھئے! **جس پر زکوٰۃ فرض** ہے، اس کو زکوٰۃ سے متعلق ضروری مسائل سیکھنا بھی فرض ہے، اگر نہیں سیکھے گا تو گناہ گار ہوگا۔ کہیں ایسا نہ ہو کہ زِیادہ ثواب لینے کے اِنتظار میں ہم زکوٰۃ کی ادائیگی میں تاخیر کر کے اللہ ورسول عَزَّوَجَلَّ و صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی نافرمانی کر رہے ہوں۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ دعوتِ اسلامی قدم قدم پر ہماری رہنمائی کرتی ہے، ہمارے اندر علمِ دِین سیکھنے کا جذبہ ہونا چاہئے، سچی لگن ہونی چاہیے، موجودہ دَور میں علمِ دِین حاصل کرنے کے کئی ذرائع دعوتِ اسلامی کے مدنی ماحول کی برکت سے بہت آسانی سے مُیسر ہیں، اب شاید کوئی عُذر خواہی نہ کر سکے کہ میں تو علمِ دِین سے اِس وجہ سے دُور تھا کہ مجھے پتہ نہیں تھا۔

اللہ عَزَّوَجَلَّ کے احکامات پر عمل کرنے اور جن کاموں سے اس نے منع کیا ہے، ان سے بچنے اور نیکیوں

پر استقامت پانے کیلئے دعوتِ اسلامی کے مدنی ماحول سے ہر دم وابستہ ہو جایئے، اس کی برکت سے دِین و دُنیا کی ڈھیروں برکتیں نصیب ہوں گی۔ اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

مدرسۃُ المدینہ بالغان

اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ دعوتِ اسلامی کے مَدَنی ماحول سے وابستہ ہونے کی بَرَکت سے جہاں دیگر بے شُمار فَوائِد حاصل ہوتے ہیں، وہیں 12 مدنی کاموں میں عملی طور پر حِصّہ لینے کا ذِہن بھی بنتا ہے، 12 مدنی کاموں میں سے روزانہ کا ایک مدنی کام مدرسۃُ المدینہ بالِغان بھی ہے، مدرسۃُ المدینہ بالِغان میں ناظرہ قُرآنِ پاک کی مفت تَعْلِیم دی جاتی ہے۔ قرآنِ پاک سیکھنے سکھانے کی بڑی فَضِیلت ہے۔ چُنانچہ

حَضْرت سَیِّدُنا عُثمان رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ سے روایت ہے کہ شَہَنْشاہِ مدینہ، قَرارِ قَلْب وسینہ، صاحبِ مُعَطَّر پسینہ، باعثِ نُزولِ سکینہ، فَیضِ گنجینہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے ارشاد فرمایا: **"خَیْرُکُمْ مَنْ تَعَلَّمَ الْقُرْاٰنَ وَعَلَّمَہٗ"** یعنی تم میں بہترین شَخْص وہ ہے، جس نے قُرآن سیکھا اور دُوسروں کو سکھایا۔ (صحیح البخاري، کتاب فضائل القرآن، باب خیرکم...الخ، الحدیث ۵۰۲۷، ج ۳، ص ۴۱۰)

اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ قرآنِ پاک سیکھنے سِکھانے کی ضَرورت واَہَمِیَّت کے پیشِ نَظر قرآنِ پاک کی تَعْلِیمات کو عام کرنے کیلئے دعوتِ اسلامی کے تَحْت بڑی عمر کے (بالغ) اسلامی بھائیوں کیلئے عُمُوماً بعد نمازِ عشاء مُخْتلف مَساجِد، مارکیٹ، بازار، فیکٹری وغیرہ میں پڑھنے والوں کی سہولت کا خیال رکھتے ہوئے مدرسۃُ المدینہ بالِغان کی تَرکیب ہوتی ہے اور اسلامی بہنوں کے لئے مُختلف مَقامات واَوْقات میں ہَزارہا مدرسۃُ المدینہ بالِغات کی بھی ترکیب ہوتی ہے، اسلامی بھائی اسلامی بھائیوں سے اور اسلامی بہنیں اسلامی بہنوں سے پڑھتی ہیں، حُرُوف کی دُرُسْت اَدائیگی کے ساتھ قُرآنِ کریم سیکھنے کے ساتھ ساتھ مُخْتلِف دُعائیں

قارون کی ہلاکت کا سبب

یاد کرتے، نماز کے مَسائل سیکھتے اور سُنَّتوں کی مُفْت تَعْلِیم حاصل کرتے ہیں۔ ہمیں بھی اپنی دُنیا و آخرت کی بھلائی کے لئے مدرسۃُ المدینہ بالِغان میں ضَرور شِرکت کرنی چاہئے، اگر ہم دُرست طریقے سے قرآنِ کریم پڑھنا جانتے ہیں تو رِضائے اِلٰہی اور ثواب کے لیے دُوسروں کو پڑھانا شروع کر دیں اور اگر پڑھانا نہیں جانتے تو پڑھنا شروع کر دیں۔

یہی ہے آرزو تعلیمِ قرآں عام ہو جائے
تِلاوت کرنا میرا کام صبح و شام ہو جائے

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! مدرسۃُ المدینہ (بالغان) میں تعلیمِ قرآن حاصل کرنے والے ایک عاشقِ رسول کی گناہوں بھری زندگی میں آنے والے **مدنی اِنقلاب** کی مدنی بہار سُنیے! **اے کاش!** ہمیں بھی تلاوتِ قرآن کا شوق مل جائے۔

میری زندگی میں بہار آ گئی

زم زم نگر حیدر آباد (باب الاسلام، سندھ) کے علاقے آفندی ٹاؤن میں مقیم ایک اسلامی بھائی کے بیان کا لُبِّ لُباب ہے: میں ایک فیشن پرست نوجوان تھا، دنیا کی موج مستی میں گم، اپنی آخرت کے انجام سے غافل ایّامِ حیات بسر کر رہا تھا کہ میری سوئی ہوئی قسمت جاگ اُٹھی، مجھے مدرسۃُ المدینہ (بالغان) کی روحانی فضائیں تو کیا میسر آئیں، میری تو خوش بختی کے سفر کا آغاز ہو گیا۔ مدرسۃُ المدینہ (بالغان) کی برکات نے میرے تاریک دل کو خوفِ خدا اور عشقِ مصطفٰی کے چراغ سے منور کر دیا۔ اس میں مجھے قرانِ پاک کی تعلیم کے ساتھ ساتھ سنّتوں پر عمل کا جذبہ بھی ملا اور ہفتہ وار سُنَّتوں بھرے اجتماع میں شرکت کی سعادت بھی

قارون کی ہلاکت کا سبب

نصیب ہوئی۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ مدرسۃ المدینہ (بالغان) میں پڑھنے کی برکت سے میری زندگی میں مدنی بہار آگئی، فیشن پرستی وموج مستی سے نجات حاصل ہوگئی اور میں دعوتِ اسلامی کے مہکے مہکے مدنی ماحول سے وابستہ ہوگیا۔

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! ہمیں رِضائے الٰہی کی خاطر ہر سال اپنے مال کی زکوٰۃ مُستَحِق تک خوش دِلی سے پہنچانی چاہیے، اگر زکوٰۃ کے حقدار ہمارے قریبی رشتہ دار (Relatives) ہوں تو انہیں دینا زیادہ اجر وثواب کا باعث ہے، کیونکہ ان کو دینے سے دُگنا ثواب ملتا ہے، جیسا کہ

نبیِ کریم، رؤفٌ رحیم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کا فرمانِ عالیشان ہے: "عام مسکین پر صدقہ کرنا ایک صدقہ ہے اور وہی صدقہ اپنے قرابت دار پر 2 صدقے ہیں ایک صدقہ، دوسرا صِلۂ رحمی۔ (سنن الترمذي، کتاب الزکاۃ، باب ماجاء في الصدقۃ علی ذي قرابۃ، الحدیث: ۶۵۸، ج۱، ص ۱۴۲)

اپنے رشتہ داروں میں ایسے غریب اور مُستَحِق لوگوں کو تلاش کیجئے جو اپنی خودداری کی بِنا پر کسی سے سوال نہیں کرتے۔ ایسے لوگوں کو نہ صرف سالانہ زکوٰۃ دینی چاہیے بلکہ ہوسکے تو وقتاً فوقتاً اپنی **ماہانہ آمدنی** میں سے کچھ نہ کچھ مدد بھی کرنی چاہیے۔ یاد رکھئے! ان کی مالی مدد کرنے کے بعد اپنی واہ واہ کروانے کیلئے لوگوں پر اس کو ظاہر نہ کیا جائے بلکہ رِضائے الٰہی کی خاطر آخرت میں ثواب کی اُمید سے اللہ عَزَّوَجَلَّ کی راہ میں خرچ کرنا چاہئے، کیونکہ پارہ 3 سُوْرَۃُ بَقَرہ آیت نمبر 264 میں کسی کو صدقہ وخیرات دے کر احسان جتلانے سے منع فرمایا ہے:

یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا لَا تُبْطِلُوْا صَدَقٰتِكُمْ بِالْمَنِّ وَ الْاَذٰىۙ

تَرجَمۂ کنز الایمان: اے ایمان والو اپنے صدقے باطل نہ کردو احسان رکھ کر اور ایذا دے کر۔

قارون کی ہلاکت کا سبب

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اپنے قریبی رشتہ داروں پر احسان جتانے کے بجائے رِضائے الٰہی کی خاطر زکوٰۃ دینی چاہئے اور ممکن ہو تو نیکی کے کاموں میں خرچ کرنے کیلئے ثواب کی نیت سے آپ کی اپنی مسجد بھر و تحریک دعوتِ اسلامی کو بھی دیجئے۔

اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ دعوتِ اسلامی کے تحت ملک و بیرونِ ملک چلنے والے ہزار ہا مدارِسُ المدینہ و جامعاتُ المدینہ قائم ہیں جو دِینی فضلیت کے لحاظ سے بہت اہمیّت کے حامل ہیں، یہی وجہ ہے کہ اِن مدارِسُ المدینہ و جامعاتُ المدینہ کو قائم رکھنے کے لئے اِن پر مختلف اَخراجات کی مَد میں سالانہ کروڑوں روپے خرچ کئے جاتے ہیں، جس کے لئے وقتاً فوقتاً مدنی چینل کے ذریعے ٹیلی تھون (یعنی مدنی عطیات جمع کرنے کی مہم) کی بھی ترکیب ہوتی ہے، لہٰذا آپ سے بھی عرض ہے کہ طَلبۂ علمِ دِین کی دُعاؤں سے حِصّہ پانے، دعوتِ اسلامی کی ترقّی و بقااور مدارِسُ المدینہ و جامعاتُ المدینہ کے نظام کو مضبوط سے مضبوط تَر بنانے کے لئے زکوٰۃ، فطرات، صَدَقات و خَیرات، نفلی عطیات اور عُشْر وغیرہ کے ذریعے نہ صرف خُود تعاوُن فرمایئے بلکہ اپنے عزیزوں، پڑوسیوں اور دوست اَحباب پر انفرادی کوشش کر کے اُنہیں بھی اِس کی ترغیب دِلایئے، ہمارے لَب ہِلا لینے اور ہماری اِنفرادی کوشش سے اگر کسی کا مدنی ذہن بن گیا اور اُس نے اپنی زکوٰۃ، فطرات، صَدَقات و خَیرات، نفلی عطیّات یا عُشْر وغیرہ دعوتِ اسلامی کو مدنی کاموں کے لیے دے دیئے تو ہمارے لیے ثوابِ جاریہ بن جائے گا۔ اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ دعوتِ اسلامی اس وقت خدمتِ دین کے کم و بیش 103 شعبہ جات میں مدنی کام کر رہی ہے، لہٰذا آپ نہ صرف اپنی زکوٰۃ و صدقات بلکہ دیگر مدنی عطیات بھی دعوتِ اسلامی کو دے کر دنیا و آخرت کی کامیابی حاصل کیجئے۔ آیئے ایک بہت ہی آسان طریقہ آپ کی خدمت میں

عرض کرتا ہوں کہ جس کے ذریعے غریب سے غریب بھی، دعوتِ اسلامی کے مدنی عطیات میں اپنا حصہ شامل کرنے میں کامیاب ہو سکتا ہے، وہ کیا ہے، "**مدنی عطیات بکس**(Box) کے ذریعے مالی تعاون۔

مجلس مَدَنی عَطیات بکس

دعوتِ اسلامی کے شعبہ "**مجلس مدنی عطیات بکس**" کی طرف سے ایک بکس کی ترکیب کی گئی ہے، یہ مدنی عطیات بکس دُکانوں، کارخانوں، مارکیٹوں، شاپنگ مالز، میڈیکل اسٹورز اور دفاتر وغیرہ میں رکھنے کے ساتھ ساتھ گھروں میں بھی رکھا جاتا ہے، تاکہ ہم اپنی آسانی کے پیشِ نظر روزانہ کچھ نہ کچھ رقم اُس بکس میں ڈالتے جائیں اور صدقہ و خیرات کا ثواب بھی کماتے جائیں، جو دُکاندار ہیں وہ اچھی اچھی نیّتوں کے ساتھ اپنے گاہکوں (Customers) پر اِنفرادی کوشش کرکے انہیں بھی راہِ خدا میں مال خرچ کرنے کی ترغیب و فضائل بتا کر اِنہیں بھی اپنا حصہ شامل کرنے کی ترکیب کریں تو مدینہ مدینہ۔

مشورۃً عرض ہے کہ ہم روزانہ کی ایک رقم مخصوص کرلیں مثلاً 5 روپے ہی سہی، پھر اس کے مطابق ہم روزانہ اپنا حصہ ڈالتے جائیں اور مجلس مدنی عطیات بکس کے طے شدہ طریقِ کار کے مطابق یہ مدنی عطیات جمع بھی کروادیں۔ جو دُکانوں وغیرہ پر بکس رکھا جاتا ہے، اس کو "**مدنی عطیات بکس**" اور جو گھروں میں بکس رکھا جاتا ہے، اُسے "**گھریلو صدقہ بکس**" کہتے ہیں۔

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب!　　　صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! آیئے! اب **زکوۃ دینے کے چند فضائل** اور فوائد سنتے ہیں اور اس کی ادائیگی کی نیت بھی کرتے ہیں، چنانچہ

رحمتِ اِلٰہی کی برسات

قارون کی ہلاکت کا سبب

زکوٰۃ دینے والے کیلئے سب سے بڑی سَعادت یہ ہے کہ اس پر رحمتِ اِلٰہی کی چھما چھم برسات ہوتی ہے چنانچہ پارہ 9 سُوْرَۃُ الْاَعْرَاف آیت نمبر 156 میں ہے:

وَرَحْمَتِیْ وَسِعَتْ كُلَّ شَیْءٍؕ فَسَاَكْتُبُهَا لِلَّذِیْنَ یَتَّقُوْنَ وَیُؤْتُوْنَ الزَّكٰوةَ وَالَّذِیْنَ هُمْ بِاٰیٰتِنَا یُؤْمِنُوْنَۚ(۱۵۶)

تَرجَمۂ کنز الایمان: اور میری رحمت ہر چیز کو گھیرے ہے تو عنقریب میں نعمتوں کو اُن کے لئے لکھ دُوں گا جو ڈرتے اور زکوٰۃ دیتے ہیں اور وہ ہماری آیتوں پر ایمان لاتے ہیں۔

اگر کسی عقلمند سے پوچھا جائے کہ ساری مَخلُوق کی نیکیاں تیرے نامہ ٔ اعمال میں لکھ دی جائیں تجھے یہ پسند ہے یا اللہ عَزَّوَجَلَّ کی ایک خاص رَحمت تجھ پر نازل ہو جائے؟ تو وہ ساری مخلوق کی نیکیاں مل جانے پر اللہ عَزَّوَجَلَّ کی ایک خاص رَحمت حاصل ہو جانے کو پسند کرے گا۔ یقیناً کس قدر خُوش بَخت ہیں وہ لوگ جو ہر سال زکوٰۃ کی ادائیگی کر کے خود کو اللہ عَزَّوَجَلَّ کی رَحمت کا حقدار بنالیتے ہیں۔

کامیابی کا راستہ

زکوۃ دینے کی برکت سے بندہ **فلاح و نجات** پانے والوں کی فہرست میں شامل ہو جاتا ہے، جیسا کہ پارہ 18، سُوْرَۃُ الْمُؤْمِنُوْن، آیت نمبر 4 میں ارشاد ہوتا ہے:

وَالَّذِیْنَ هُمْ لِلزَّكٰوةِ فٰعِلُوْنَۙ(۴)

تَرجَمۂ کنز الایمان: اور وہ کہ زکوٰۃ دینے کا کام کرتے ہیں

اس آیت میں کامیابی پانے والے اَہْلِ ایمان کا ایک وَصْف بیان کیا گیا کہ وہ پابندی کے ساتھ اور ہمیشہ اپنے مالوں پر فرض ہونے والی زکوٰۃ دیتے ہیں۔

مسلمان کے دل میں خوشی داخل کرنا

قارون کی ہلاکت کا سبب

زکوٰۃ کی ادائیگی سے ایک فائدہ یہ حاصل ہوتا ہے کہ غریبوں کی ضَرورت پوری ہوجاتی اوراُن کے دل میں خُوشی داخِل ہوتی ہے اور مسلمان کا دل خُوش کرنا توبڑے ثَواب کا کام ہے، دو جہاں کے تاجْوَر، سُلطانِ بَحر و بَر صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے ارشاد فرمایا: اللہ عَزَّوَجَلَّ کے نزدیک فرائض کی ادائیگی کے بعد سب سے اَفْضَل عمل مُسلمان کے دل میں خُوشی داخِل کرنا ہے۔(معجم کبیر، ۱۱/۵۹، حدیث: ۱۱۰۷۹)

ایک روایت میں ہے کہ سب سے افضل عمل مؤمن کے دل میں خوشی داخل کرنا ہے، خواہ اس کی سَتْر پوشی کرکے ہو یا اسے شکم سیر کرکے یا اس کی حاجت پوری کرنے کے ذریعے ہو۔ (الترغیب والترھیب ،کتاب اللباس والزینۃ، باب الترغیب فی الصدقۃ علی الفقیر، رقم ۳، ج ۳، ص ۸۴)

مَضبُوط بھائی چارہ

زکوٰۃ دینے کا ایک فائدہ یہ بھی ہوتا ہے کہ مُسَلمانوں کے درمیان مضبوط بھائی چارہ قائم رہتا ہے جس سے اسلامی مُعاشرے کو فروغ ملتا ہے۔ عربی مُحاورہ ہے ''اَلْاِ تِّحَادُ قُوَّۃٌ عَظِیْمَۃٌ ''یعنی **اتحاد**(Unity) **عظیم قوت ہے۔** یہ ایک حقیقت ہے کہ اگر ہم آپس میں متحد اور پیار مَحَبَّت سے رہیں تو بڑے سے بڑے چیلنج(Challenge) سے نمٹ سکتے ہیں جبکہ ایک دوسرے سے پیٹھ پھیر کر اور محبتوں کے چراغ بجھا کر چھوٹی سی آزمائش کا بھی مقابلہ نہیں کرسکتے۔ اس کو یوں سمجھئے کہ موٹے موٹے رسّے جو نرم و نازک دھاگوں کے اتحاد سے بنتے ہیں، حالانکہ ایک دھاگہ جس کی کمزوری کی کیفیت یہ ہوتی ہے کہ چھوٹا سا بچہ بھی اُسے بآسانی توڑ سکتا ہے، مگر جب کئی کمزور دھاگے آپس میں مل کر ایک مضبوط رسّے کی صورت اختیار کرلیتے ہیں تو بڑے بڑے بحری جہازوں(Ships) کو پانی کے شدید زور میں بھی روکے رکھتے ہیں ۔مسلمانوں کو بھی آپس میں اسی طرح شفقت و محبت سے مل جل کر رہنا چاہیے۔

قارون کی ہلاکت کا سبب

نبیِ کریم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے ارشاد فرمایا: سارے مُسلمان ایک عمارت کی طرح ہیں، جس کا ایک حصّہ دوسرے کو طاقت پہنچاتا ہے۔(بخاری، کتاب المظالم والغصب، باب نصر المظلوم، ۲/۱۲۷، حدیث:۲۴۴۶)

ایک اور روایت میں ہے کہ مسلمانوں کی آپس میں دوستی اور رحمت اور شفقت کی مثال جسم کی طرح ہے، جب جسم کا کوئی عُضْو بیمار ہوتا ہے تو بخار اور بے خوابی میں سارا جسم اس کا شریک ہوتا ہے

۔(صحیح مسلم، کتاب البر والصلۃ والآداب، باب تراحم المؤمنین..الخ، الحدیث ۲۵۸۶، ص ۱۳۹۶)

مال پاک ہوجاتا ہے

زکوٰۃ دینے والے کو یہ فائدہ بھی ملتا ہے کہ اس کا مال پاک ہوجاتا ہے جیسا کہ حضرت سَیِّدُنا اَنَس بن مالک رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ سے مروی ہے کہ شَہَنْشَاہِ مدینہ، قرارِ قلب وسینہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے ارشاد فرمایا: اپنے مال کی زکوٰۃ نکالو کہ وہ پاک کرنے والی ہے، تمہیں پاک کردے گی۔(مسند امام احمد، مسند انس بن مالک، حدیث: ۱۲۳۹۷، ج ۴، ص ۲۷۴)

کتاب ”ضیائے صدقات اور فیضانِ زکوٰۃ“ کا تعارُف

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! آپ نے سُنا کہ جو لوگ ہر سال اپنے مال کی زکوٰۃ نکالتے ہیں، انہیں اس کی ڈھیروں برکتیں نصیب ہوتی ہیں اور اس کے برعکس جو لوگ جو اپنے اموال کی زکوٰۃ نہیں دیتے یا زکوٰۃ تو نکالتے ہیں مگر پوری ادائیگی نہیں کرتے تو اس کا نُقصان یہ ہوتا ہے کہ وہ نہ صرف دنیا میں تباہ وبرباد ہوتے ہیں بلکہ غضبِ جبار میں گرفتار ہو کر عذابِ نار کے حقدار قرار پاتے ہیں۔ لہٰذا ہر سال اپنے اموال کی زکوٰۃ پوری دینی چاہیئے کہ اس سے حکمِ الٰہی کی بجا آوری، غریبوں اور حاجت مندوں کی دستگیری ہوگی۔ صدقہ اور زکوٰۃ کے بارے میں مزید معلومات جاننے کیلئے مکتبۃ المدینہ کی مطبوعہ 2 کتب **”ضیائے صدقات**

قارون کی ہلاکت کا سبب

اور فیضانِ زکوٰۃ" کا مطالعہ بے حد مُفید ہے، ان کتابوں میں زکوٰۃ کے ساتھ ساتھ صدقے کے بے شمار فضائل بھی بیان کئے گئے ہیں ہر باب میں صدقے سے مُتعلق مختلف موضوعات پر تفصیل موجود ہے مثلاً **صدقہ کے معنی و اقسام**، اسی طرح **زکوٰۃ کا بَیان، زکوٰۃ کسے دی جائے؟** صلۂ رحمی (رِشتے داروں سے حُسنِ سُلوک) کے فضائل، مال جمع کرنا کیسا؟ بُخل کی مذمت وغیرہ، اِن کُتُب کا مُطالَعہ کرنے والوں کو معلومات کا ڈھیروں ڈھیر خزانہ حاصِل ہو گا۔ اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ

لٰہذا آج ہی مکتبۃُ المدینہ سے ان کتابوں کو ھَدِیَّۃً حاصل کر کے ان کا مُطالعہ کرنے کی نیت کر لیجئے، ان کتب کو دعوتِ اسلامی کی ویب سائٹ www.dawateislami.net سے (Read) یعنی پڑھا بھی جا سکتا ہے، ڈاؤن لوڈ (Download) اور پرنٹ آؤٹ (Printout) بھی کیا جا سکتا ہے۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب!　　　صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! بَیان کو اِخْتِتام کی طرف لاتے ہوئے سُنّت کی فضیلت، چند سُنّتیں اور آداب بَیان کرنے کی سَعَادَت حاصِل کرتا ہوں۔ تاجدارِ رسالت، شَہَنْشاہِ نُبُوَّت صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کا فرمانِ جنّت نشان ہے: جس نے میری سُنّت سے مَحبّت کی اُس نے مجھ سے مَحبّت کی اور جس نے مجھ سے مَحبّت کی وہ جنّت میں میرے ساتھ ہو گا۔ (1)

سینہ تِری سُنَّت کا مدینہ بنے آقا　　　جنّت میں پڑوسی مُجھے تُم اپنا بنانا

زلفوں اور سر کے بالوں کی سُنّتیں اور آداب

آیئے شَیخِ طریقت، امیرِ اہلسُنَّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کے رسالے "**163 مدنی پھول**" سے زلفیں اور سر کے بالوں کے مُتعلق چند مدنی پُھول سُنتے ہیں: خَاتَمُ الْمُرْسَلِین، رَحْمَۃٌ لِّلْعٰلَمِین صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ

---

1 ...مشکاۃ المصابیح، کتاب الایمان، باب الاعتصام بالکتاب والسنۃ، الفصل الثانی، ۱/۵۵، حدیث: ۱۷۵

قارون کی ہلاکت کا سبب

وَسَلَّمَ کی مبارَک زُلفیں کبھی نصف (یعنی آدھے) کان مبارَک تک تو ❀ کبھی کان مبارَک کی لَو تک اور ❀ بعض اوقات بڑھ جاتیں تو مبارَک شانوں یعنی کندھوں کو جھوم جھوم کر چومنے لگتیں۔ (الشمائل المحمدیۃ، ص۱۸، ۳۵، ۳۴) لہٰذا ہمیں چاہئے کہ موقع بہ موقع تینوں سنّتیں ادا کریں، یعنی کبھی آدھے کان تک تو کبھی پورے کان تک تو کبھی کندھوں تک زلفیں رکھیں۔ ❀ بعض لوگ سیدھی یا اُلٹی جانب مانگ نکالتے ہیں یہ سنت کے خلاف ہے۔ بلکہ سنت یہ ہے کہ اگر سر پر بال ہوں تو بیچ میں مانگ نکالی جائے۔ (بہارِ شریعت، ۳/ ۵۸۸) ❀ مرد کو اختیار ہے کہ سر کے بال منڈائے یا بڑھائے اور مانگ نکالے۔ (رَدُّالْمُحتار، ۹/ ۶۷۲) حضورِ اکرم، نورِ مجسم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ سے دونوں چیزیں ثابت ہیں۔ اگرچہ منڈانا صرف اِحرام سے باہَر ہونے کے وَقت ثابت ہے۔ دیگر اوقات میں مونڈانا ثابت نہیں۔ (بہارِ شریعت، ۳/ ۵۸۶) ❀ آج کل قینچی یا مشین کے ذَرِیعے بالوں کو مخصوص طرز پر کاٹ کر کہیں بڑے تو کہیں چھوٹے کر دیئے جاتے ہیں، ایسے بال رکھنا سنَّت نہیں۔ ❀ فرمانِ مصطفٰے صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ: جس کے بال ہوں وہ ان کا اِکرام کرے۔ (ابوداؤد، ۴/ ۱۰۳، حدیث: ۴۱۶۳) یعنی ان کو دھوئے، تیل لگائے اور کنگھا کرے۔ ❀ مرد کو داڑھی یا سر کے سفید بالوں کو سُرخ یا زرد رنگ کر دینا مستحب ہے، اس کے لئے مہندی لگائی جاسکتی ہے۔

طرح طرح کی ہزاروں سُنّتیں سیکھنے کے لئے مکتبۃ المدینہ کی مطبوعہ دو کتب **"بہارِ شریعت" حِصّہ 16** (304 صفحات) اور 120 صفحات پر مشتمل کتاب **"سُنّتیں اور آداب"** ھدِیَّۃً طلب کیجئے اور بغور اس کا مطالعَہ فرمایئے۔ سنّتوں کی تَربِیَت کا ایک بہترین ذریعہ دعوتِ اسلامی کے مَدَنی قافِلوں میں عاشقانِ رسول کے ساتھ سنّتوں بھرا سَفَر بھی ہے۔ اللہ عَزَّوَجَلَّ ہمیں دعوتِ اسلامی کے مہکے مہکے مدنی ماحول سے وابستہ ہو کر اس ماحول میں استقامت کی دولت سے مالا مال فرمائے۔

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

دعوتِ اسلامی کے ہفتہ وار اجتماع میں پڑھے جانے والے 6 دُرودِ پاک اور 2 دُعائیں

﴿1﴾ شبِ جُمعہ کا دُرُود

اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدِ ﹰالنَّبِیِّ الْاُمِّیِّ الْحَبِیْبِ الْعَالِی الْقَدْرِالْعَظِیْمِ الْجَاہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَصَحْبِہٖ وَسَلِّمْ

بُزرگوں نے فرمایا کہ جو شخص ہر شبِ جُمعہ (جُمعہ اور جُمعرات کی دَرمیانی رات) اِس دُرُود شریف کو پابندی سے کم از کم ایک مرتبہ پڑھے گا مَوت کے وَقْت سرکارِ مدینہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی زِیارت کرے گا اور قَبْر میں داخل ہوتے وَقْت بھی، یہاں تک کہ وہ دیکھے گا کہ سرکارِ مدینہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ اُسے قَبْر میں اپنے رَحْمت بھرے ہاتھوں سے اُتار رہے ہیں۔[1]

﴿2﴾ تمام گُناہ مُعاف

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا وَمَوْلَانَا مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اٰلِہٖ وَسَلِّمْ

حضرتِ سَیِّدُنا اَنَس رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ سے روایت ہے کہ تاجدارِ مدینہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے فرمایا: جو شخص یہ دُرُودِ پاک پڑھے اگر کھڑا تھا تو بیٹھنے سے پہلے اور بیٹھا تھا تو کھڑے ہونے سے پہلے اُس کے گُناہ مُعاف کر دیئے جائیں گے۔[2]

﴿3﴾ رَحْمت کے ستّر دروازے

صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

1... افضل الصلوات علی سید السادات، الصلاۃ السادسۃ والخمسون، ص ۱۵۱ ملخصًا

2... افضل الصلوات علی سید السادات، الصلاۃ الحادیۃ عشرۃ، ص ۶۵

جو یہ دُرُودِ پاک پڑھتا ہے اُس پر رَحْمت کے 70 دروازے کھول دیئے جاتے ہیں۔[1]

﴿4﴾ چھ لاکھ دُرُود شریف کا ثواب

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ عَدَدَ مَافِیْ عِلْمِ اللّٰہِ صَلَاۃً دَآئِمَۃً بِدَوَامِ مُلْكِ اللّٰہ

حضرت اَحْمَد صاوِی عَلَیْہِ رَحمَۃُ اللّٰہِ الْھَادِی بَعْض بُزرگوں سے نَقْل کرتے ہیں: اِس دُرُود شریف کو ایک بار پڑھنے سے چھ لاکھ دُرُود شریف پڑھنے کا ثواب حاصِل ہوتا ہے۔[2]

﴿5﴾ قُربِ مُصْطَفٰے صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ كَمَا تُحِبُّ وَتَرْضٰی لَہٗ

ایک دن ایک شَخْص آیا تو حُضُورِ اَنْور صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے اُسے اپنے اور صِدّیقِ اکبر رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ کے درمِیان بِٹھالیا۔ اِس سے صَحابۂ کرام رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُم کو تَعَجُّب ہوا کہ یہ کون ذِی مَرتبہ ہے! جب وہ چلا گیا تو سرکار صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے فرمایا: یہ جب مُجھ پر دُرُودِ پاک پڑھتا ہے تو یوں پڑھتا ہے۔[3]

﴿6﴾ دُرُودِ شَفاعت

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّاَنْزِلْہُ الْمَقْعَدَ الْمُقَرَّبَ عِنْدَكَ یَوْمَ الْقِیَامَۃِ

شافِعِ اُمَم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کا فرمانِ مُعَظَّم ہے: جو شَخْص یوں دُرُودِ پاک پڑھے، اُس کے لئے میری شفاعت واجب ہو جاتی ہے۔[4]

1...القول البدیع، الباب الثانی، ص۲۷۷

2...افضل الصلوات علی سید السادات، الصلاۃ الثانیۃ والخمسون، ص ۱۴۹

3...القول البدیع، الباب الاول، ص ۱۲۵

4...الترغیب والترھیب، کتاب الذکر والدعاء، ۲/۳۲۹، حدیث: ۳۰

قارون کی ہلاکت کا سبب

﴿1﴾ ایک ہزار دن کی نیکیاں

جَزَی اللّٰہُ عَنَّا مُحَمَّدًا مَّا ھُوَ اَھْلُہٗ

حضرتِ سَیِّدُنا ابنِ عباس رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا سے رِوایت ہے کہ سرکارِ مدینہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے فرمایا: اس کو پڑھنے والے کے لئے ستّر فِرِشتے ایک ہزار دن تک نیکیاں لکھتے ہیں۔[1]

﴿2﴾ گویا شبِ قدر حاصل کرلی

فرمانِ مُصْطَفٰے صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ: جس نے اس دُعا کو 3 مرتبہ پڑھا تو گویا اُس نے شَبِ قَدْر حاصل کرلی۔[2]

لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ الْحَلِیْمُ الْکَرِیْمُ ، سُبْحٰنَ اللّٰہِ رَبِّ السَّمٰوٰتِ السَّبْعِ وَرَبِّ الْعَرْشِ الْعَظِیْم

(خُدائے حَلیم وکریم کے سِوا کوئی عِبادت کے لائِق نہیں، اللہ عَزَّوَجَلَّ پاک ہے جو ساتوں آسمانوں اور عرشِ عظیم کا پَروردگار ہے۔)

(**۔۔۔ہفتہ وار اجتماع کے اعلانات۔۔۔**) 21 شعبان المعظم 1438ھ 18 مئی 2017

فیضانِ مدنی مذاکرہ جاری رہے گا، **فیضانِ مدنی مذاکرہ** جاری رہے گا، **فیضانِ مدنی مذاکرہ** جاری رہے گا

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! آج جمعرات ہے، آنے والے ہفتے کو یعنی **20 مئی** بعد نمازِ عشاء تقریباً **09:30pm** ہفتہ وار **مدنی مذاکرے** کا آغاز تلاوتِ قرآنِ پاک اور نعتِ رسولِ پاک سے ہو گا اور وقتِ مناسب پر شیخِ طریقت، امیرِ اہلسنّت، بانیِ دعوتِ اسلامی حضرت علامہ مولانا ابو بلال **محمد الیاس عطار قادری رضوی** دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ سوالات کے جوابات عنایت فرمائیں گے، اِنْ شَآءَ اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ۔ "تمام عاشقانِ رسول اپنے ڈویژن وعلاقے اور شخصیات کے گھروں میں ہونے والے اجتماعی مدنی مذاکرے میں خود بھی اوّل تا آخر شرکت کی سعادت حاصل کریں اور دُوسرے اسلامی بھائیوں کو بھی اِس کی دعوت دے کر، ترغیب دِلا کر ساتھ لانے کی کوشش فرمائیں"۔

1۔۔۔ مجمع الزوائد، کتاب الادعیة، باب فی کیفیة الصلاة۔۔۔الخ، ۱۰/۲۵۴، حدیث: ۱۷۳۰۵

2۔۔۔ تاریخ ابن عساکر، ۱۹/۱۵۵، حدیث: ۴۴۱۵

قارون کی ہلاکت کا سبب

امیرِ اہلسنّت دامت برکاتہم العالیہ کا رسالہ "**پُر اسرار خزانہ** "مکتبۃُ المدینہ سے شائع ہوا ہے، اس رسالے میں کیا ہے؟ سنئے !(☐) جگہ جی لگانے کی دنیا نہیں ہے(☐) کرلے توبہ ربّ کی رحمت ہے بڑی (☐ جھوٹے کے جبڑے چیرے جا رہے تھے(☐) جہنم کی خطرناک غذائیں(☐) موت کا یقین اور ہنسنا(☐) جہنم کی ہولناکیاں(☐) مکانات کی حکایت(☐) (☐) ہماری فضول سوچ(☐)2 خوفناک چیزیں(☐) عمدہ مکان والوں کا انجام (☐)7 عبرتناک عبارات(☐) زندگی مختصر ہے(☐) اس کے علاوہ مزید معلومات حاصل کرنے کیلئے "**امیرِ اہلسنّت** کا رسالہ"**پُر اسرار خزانہ**" کا خود بھی مطالعہ کیجئے اور اپنے مرحومین کے اِیصالِ ثواب اور **نیکی کی دعوت عام کرنے کی نیت سے گھر گھر، دکان دکان یہ رسالہ تقسیم کیجئے**۔ بڑا سائز(11) روپے چھوٹا سائز(7) روپے ہدیۃً حاصل کریں۔

کتاب" (سُود اور اس کا علاج) "اس کتاب کے مطالعے سے ہمیں معلوم ہوگا(☐) کیا قرض پر نفع لینا سُود ہے؟(☐) قرآنِ کریم میں سُود کی حُرمت کا بیان(☐) ہلاکت خیز 7 چیزیں کون کون سی ہیں؟(☐)3 خوش نصیب مومن بندے 32 روپے ہدیۃً

کتاب "(ضیائے صدقات) "اس کے مطالعے سے آپ جان سکیں گے(☐) صدقہ کے معنٰی اور اس کی اقسام(☐) مال کی آفات اور فوائد (☐) راہِ خدا میں مال خرچ کرنے کے فضائل و برکات (☐) قرض دینے اور تنگدست پر آسانی کرنے کے فضائل(☐) قناعت کی عظمت اور سوال کی مذمّت 150 روپے ہدیہ

مدنی اسلامی بھائیوں کے لیے دعوت نامہ

19 مئی 2017 بروز جمعۃ المبارک **جامعۃ المدینہ کے تمام مدنی اسلامی بھائیوں** کی **امیر اہلِ سُنّت** دامت برکاتہم العالیہ **کی بارگاہ میں حاضری** ہے۔ بعد نمازِ مغرب **امیر اہلِ سُنّت** کے ساتھ **لنگرِ رضویہ** کی ترکیب ہوگی، **نمازِ عشاء** کے بعد **امیر اہلِ سُنّت اپنے مدنی پھولوں** سے نوازیں گے۔ اِنْ شَآءَ اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ

جامعۃ المدینہ میں داخلے

الحمد للہ عزوجل! دعوتِ اسلامی کا شعبہ **جامعۃ المدینہ** للبنین (اسلامی بھائیوں کیلئے) جامعۃ المدینہ للبنات (اسلامی بہنوں کیلئے) علمِ دین کی شمع فروزاں کرنے میں شب و روز مصروفِ عمل ہے۔ جامعات المدینہ میں شیخِ طریقت، امیر اہلسنت دامت برکاتہم العالیہ کے عطا کردہ مدنی پھولوں کی روشنی میں طلبہ کرام و طالبات کو علمِ دِین کے نُور سے منور کرنے کے ساتھ ساتھ تنظیمی و اخلاقی تربیت بھی دی جاتی ہے، جامعۃ المدینہ سے فارغ ہونے والے مدنی علماء اور مَدَنِیّہ اسلامی بہنیں دعوتِ اسلامی

قارون کی ہلاکت کا سبب

کے کئی **شعبہ جات میں خدمات** سرانجام دے رہے ہیں۔ آپ بھی اپنے بچوں ، بہن ،بھائیوں اور عزیز واقارِب کو جامعۃ المدینہ میں داخلے کی ترغیب دِلایئے۔ **امیر اہلسنت فرماتے ہیں :** ہر مسلمان کو چاہیے کہ کم از کم اپنے ایک بیٹے اور بیٹی کو عالم وعالمہ بنائے۔ جامعات المدینہ میں درسِ نظامی(عالم و عالمہ کورس) کے داخلے جاری ہیں ،**داخلوں کی آخری تاریخ 10شوال المکرم (5جون2017ء)** ہے۔اسلامی بھائیوں کے داخلوں کے لئے اپنے قریبی جامعۃ المدینہ للبنین میں **دن10 تا 1** اوراسلامی بہنوں کے داخلوں کیلئے اپنے قریبی جامعات المدینہ للبنات میں ہر **پیر شریف کو دن 9 تا 1** رابطہ کیا جاسکتا ہے۔ رابطہ نمبر۔(**0311-1753826**)(صرف اسلامی بھائیوں کیلئے)

jamiatulmadina@dawaeislami.net :-------- jamiapak@dawateislami.net

ہفتہ وار اجتماع کے حلقوں کا جدول

تاریخ	سُنّتیں،آداب اورفضائل کا بیان مع حوالہ	دُعا مع حوالہ	اختتام پر مدنی انعامات کے رِسالے سے فکرِ مدینہ کروائی جائے۔
18مئی 2017ء	مسجد کے متعلق 19 مدنی پھول(فیضانِ سنت ص1202)	زبان کی لُکنت کی دُعا(مدنی پنج سُورہ ص221)	
25مئی 2017ء	دُعا مانگنے کے 17 مدنی پھول(مدنی پنج سُورہ ص196)	اِفطار کے وقت کی دُعا(مدنی پنج سُورہ ص214)	

عشاء کی جماعت کا اعلان: تمام شرکائے اجتماع عشاء کی نماز، باجماعت ادا کرنے کی سعادت حاصل کریں۔